ماہر فلکیات حضرت پروفیسر عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قاری تنویر احمد شریفی

۱۶؍صفر المظفر ۱۴۳۵ھ/ ۱۹؍دسمبر۲۰۱۳ء کو بعد نمازِ عشا ساڑھے نو بجے ایک میسج کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ماہر فلکیات، دنیا میں اوقاتِ نماز کو تخریج کرنے والے علمائے دیوبند کے منظورِ نظر حضرت محترم پروفیسر عبداللطیف صاحب کا انتقال ہوگیا، إنا للّٰہ و إنا إلیہ راجعون۔

نمازِ جنازہ کراچی کے تبلیغی مرکز مدنی مسجد میں عشا کے بعد ہونے کا علم بھی ہوا، میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ مدنی مسجد میں شب جمعہ کے معمولاتِ مواعظ کی وجہ سے عشا دیر سے ہوتی ہے، اس لیے معلوم کیا کہ عشا مدنی مسجد میں کس وقت ہوگی؟ پتا چلا کہ نو بجے نماز ہوگئی اور جنازہ بھی نماز کے بعد ہوگیا، اس کا افسوس ہوا کہ دیر سے اطلاع ملی اور اس کی وجہ سے نمازِ جنازہ میں شرکت سے محرومی ہوگئی، لیکن اللہ تعالیٰ کو ایسا ہی منظور تھا، حسب توفیق ایصالِ ثواب کیا اور ساتھ ہی حضرت محترمؒ کی خدماتِ عالیہ کا نقشہ سامنے آ گیا، پھر خیال آیا کہ یہ خدمات تحریر کردی جائیں، تا کہ حضرت پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وہ تلامذہ جنہوں نے اُن سے فلکیات کا درس لیا ہے، ان تک بھی یہ پہنچ جائیں، اس کی بھی ضرورت محسوس کی گئی کہ مرحوم کی خدمات کا علم علمائے کرام اور خصوصاً ائمۂ مساجد کو بھی ہونا چاہیے۔

قیامِ پاکستان کے بعد میرے جدامجد حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب قدس اللہ سرہٗ نے کراچی کو اپنا وطن بنایا، قیامِ پاکستان سے پہلے جماعت شیخ الہندؒ کے رجالِ کار کی صحبت حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو میسر تھی۔ پاکستان میں اس مقدس جماعت اور تحریک کے افراد گنے چنے تھے، جن میں کراچی کی سطح پر شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن محدث دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ خاص اور آپؒ کی تحریک کے رکن فرید حضرت مولانا محمد صادق سندھی رحمۃ اللہ علیہ (مدرسۂ مظہر العلوم، کھڈا، کراچی) تھے۔ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کی مجلس کے حاضر باش تھے۔ حضرت مولانا محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قاری صاحبؒ سے فرمایا کہ ایک نقشہ اوقاتِ نماز کا مرتب کردیں۔ حضرت قاری صاحبؒ نے کراچی کے لیے

اوقاتِ نماز کا نقشہ مرتب کردیا، جس میں دوسال کا عرصہ لگا۔ یہ نقشہ پہلی مرتبہ ۱۹۵۲ء کے لگ بھگ شائع ہوا اور اللہ تعالیٰ نے خوب مقبولیت عطا فرمائی۔ اس نقشے پر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر سرکردہ علما و مشائخ بلکہ تمام مکتب فکر کے علما کو اس پر اعتماد تھا اور بحمد اللہ! اب بھی ہے۔

برصغیر پاک و ہند بلکہ پوری دنیا میں جتنے بھی اوقاتِ نماز کے نقشے اور جنتریاں موجود ہیں، ان سب میں ایک چیز مشترک ہے اور وہ یہ کہ ان تمام نقشوں میں جو اوقات صبح صادق یا ابتدائے فجر یا وقت منتہائے سحر درج ہیں، یہ دراصل اس مخصوص لمحے کے ہیں، جب سورج طلوع ہونے سے قبل اٹھارہ درجات زیر افق ہوتا ہے۔ ابوریحان البیرونی رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً ایک ہزار سال پہلے اس مخصوص اٹھارہ درجات زیر افق کے لمحے کو وہ وقت قرار دیا تھا کہ جس سے دن کی ابتدا ہوتی ہے، یعنی صبح صادق۔

۱۹۶۰ء کی دہائی میں دارالعلوم شرافی گوٹھ کراچی کے سابق استاذ اور اشرف المدارس کراچی کے بانی حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی ؒ نے اس وقت تک شایع ہونے والے اوقاتِ نماز (صبح صادق اور ابتدائے وقت عشا) سے اختلاف کیا۔ صبح صادق کے متعلق ان کی تحقیق یہ سامنے آئی کہ یہ پندرہ درجے زیر افق پر ہوتی ہے اور ساتھ ساتھ انہوں نے پاک و ہند میں شایع شدہ نقشوں کو بہ یک قلم غلط کہہ دیا۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جدید تحقیق پر حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی صاد کردیا۔ جب یہ صورت پیش آئی تو حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نقشے کی اشاعت کو روک دیا، تقریباً پانچ سال نقشے کی اشاعت موقوف رہی۔ اس سلسلے میں خطیب الامت حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اہل علم کے کئی اجلاس بلائے، آخر میں فیصلہ یہ ہوا کہ سحری کھانا پرانے نقشے کے مطابق بند کردیں اور اذانِ فجر نئے نقشے (مفتی رشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کے مطابق ہو۔ اس فیصلے سے عوام میں انتشار ہوا، اس زمانے کے اخبارات رمضان المبارک میں ان چیزوں سے بھرے ہوئے ہوتے۔ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس فیصلے پر یہ فرمایا تھا کہ آپ سحری کھانے کی اجازت اذانِ فجر تک دے رہے ہیں۔

حضرت پروفیسر عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ گورنمنٹ کالج ناظم آباد کراچی میں استاذ تھے۔ راقم الحروف سے ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ میں تو فلکیات اور اوقاتِ نماز کے اصول کی الف بے بھی نہیں جانتا تھا۔ تبلیغی جماعت سے وابستہ تھے۔ جب صبح صادق کے معاملے میں یہ انتشار سامنے آیا تو رائے ونڈ میں حضرت حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہم نے انہیں حکم دیا کہ اس کو سیکھو۔ حضرت پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود تحریر بھی فرماتے ہیں:

''اس ناچیز نے رائے ونڈ کے حاجی عبدالوہاب صاحب کے ارشاد پر اوقاتِ نماز کے تخریج کرنے کا طریقہ سیکھا اور صحیح اوقات معلوم کرنے کے لیے جگہ جگہ

کے سفر بھی کیے''۔ (ندائے صفہ کا قاری شریف احمد نمبر، ص: ۱۲۵)

حضرت پروفیسر صاحب رحمہ اللہ نے مجھ سے یہ بھی فرمایا کہ حاجی صاحب مدظلہم کے اس ارشاد کے بعد میں ایک مرتبہ دارالافتاء والارشاد (ناظم آباد، کراچی) حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کے پاس گیا۔ میں نے عرض کیا: حضرت! میں اوقاتِ نماز کی تخریج کرنے کے اصول سیکھنا چاہتا ہوں، اس سلسلے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ مفتی صاحب رحمہ اللہ غصے ہو گئے اور فرمایا: میں خوب جانتا ہوں کہ تم میرے خلاف بات کرو گے اور مجھ سے پوچھو گے کہ تمہارے کیا اصول ہیں؟ میں تم کو نہیں بتلاتا، جاؤ!۔ پروفیسر صاحب رحمہ اللہ خوف کے مارے واپس آ گئے، پھر انہوں نے اس کے لیے خوب محنت کی اور اساتذۂ کرام سے سیکھا، مشاہدہ کیا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو اس میں مہارتِ تامہ عطا فرما دی۔ اللہ نے یہ مقبولیت رکھی کہ علمائے کرام ان سے رجوع کرتے تھے۔

جب کہ گزشتہ سطور میں لکھا گیا کہ علمائے کرام نے مفتی صاحب رحمہ اللہ کی جدید تحقیق پر صاد کر دیا، اس فیصلے کے بعد حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ نے محترم پروفیسر صاحب رحمہ اللہ کو آمادہ کیا کہ وہ ان علما اور صاحب زادگان (حضرت مفتی محمد رفیع و مفتی محمد تقی صاحبان) کو صبح صادق کا مشاہدہ کرائیں، کیونکہ صاحب زادگان کے مشاہدے پر بزرگوں کی رائے درست ہونے کا امکان ہے۔ حضرت پروفیسر صاحب رحمہ اللہ نے اپریل ۱۹۷۳ء سے ان مشاہدات کا اہتمام کرانا شروع کیا اور آخری مشاہدہ ۶ / ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ/ ۱۸/ مارچ ۱۹۷۵ء کو مدینہ منورہ میں کرایا گیا۔ اس مقدس شہر میں مشاہدے کی وجہ یہ بھی تھی کہ مفتی صاحب رحمہ اللہ کی نظر میں دنیا کے تمام نقشے غلط تھے اور وہ حرمین میں بھی صبح صادق کے وقت کو غلط قرار دیتے تھے، ان مشاہدات میں مختلف اوقات میں علم و فضل کے یہ اساطین شریک ہوئے:

۱:......حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی رحمہ اللہ، سابق استاذ مدرسہ عربیہ اسلامیہ، بانی معہد الخلیل الاسلامی، کراچی

۲:......حضرت مولانا مفتی محمد شاہد صاحب مدظلہ، سابق استاذ مدرسہ عربیہ اسلامیہ، کراچی

۳:......حضرت مولانا عبدالقیوم چترالی رحمہ اللہ، سابق استاذ مدرسہ عربیہ اسلامیہ، کراچی

۴:......مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ، سابق شیخ الحدیث جامعہ بنوری ٹاؤن، کراچی

۵:......حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن رحمانی رحمہ اللہ، سابق مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ، کراچی

۶:......حضرت مولانا مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ، سابق مدیر ماہنامہ بینات، کراچی

۷:......حضرت مولانا مفتی عبدالسلام چاٹگامی مدظلہ، سابق صدر مفتی جامعہ علوم اسلامیہ، کراچی

۸:......حضرت مولانا قاری مفتاح اللہ صاحب مدظلہ، مدرس جامعہ علوم اسلامیہ، کراچی

۹:......حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری رحمہ اللہ ثم مہاجر مدنی مدرس و مفتی دار العلوم شرانی گوٹھ، کراچی

۱۰:......حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ، صدر جامعہ دار العلوم، کراچی

۱۱:......حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ، مدیر ماہنامہ البلاغ، کراچی

۱۲:......حضرت مولانا بشیر احمد، میسور، انڈیا

۱۳:...... الشیخ محمد امین عبداللہ، مکتب تحفیظ المدن، مدینہ منورہ
۱۴:...... جناب حافظ عبدالرشید سورتی زید مجدہٗ (موجودہ امیر تبلیغ، کراچی)
۱۵:...... جناب محمد یامین صاحب زید مجدہٗ، مکی مسجد، کراچی
۱۶:...... جناب ماسٹر محمد رفیق صاحب زید مجدہٗ، مکی مسجد، کراچی
۱۷:...... جناب محمد علی صاحب ۱۸:...... جناب محمد امین صاحب
۱۹:...... جناب محمد عثمان صاحب ۲۰:...... جناب کلیم اللہ صاحب
۲۱:...... جناب عبدالستار صاحب رحمہ اللہ پین والے، سابق ذمے دار تبلیغی مرکز کراچی
۲۲:...... جناب انوار محمد صاحب، سابق پروفیسر وصدر شعبۂ طبعیات گورنمنٹ کالج، ناظم آباد، کراچی
۲۳:...... جناب محمد شمیم صاحب ۲۴:...... جناب عبدالمجید صاحب (ماموں)
۲۵:...... جناب پروفیسر عبداللطیف صاحب رحمہ اللہ (روحِ رواں مشاہدہ کمیٹی)

حضرت پروفیسر صاحب رحمہ اللہ نے ان مشاہدات کا خلاصہ اس طرح بیان کیا ہے:

''علم المناظر کے بنیادی اصولوں کے تحت یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ مشاہدے کا تمام تر دارومدار مندرجہ ذیل باتوں پر ہوتا ہے:

الف:...... ارضی فضا کا آلودگی (آبی بخارات، بادل، کُہر، دھند وغیرہ گردوغبار، دھواں وخاکی ذرات) سے پاک ہونا۔

ب:...... مقام ومشاہدے کا محل وقوع وارتفاع۔ ج:...... چاندنی۔

د:...... مبصر کی اپنی قوتِ بصارت۔ ہ:...... ہوا کا دباؤ اور درجۂ حرارت۔

سازگار حالات میں جب مشاہدہ کیا جاتا ہے، اس سے حاصل شدہ نتائج تصویر کی صحیح عکاسی کرتے ہیں۔ جب یہ مسئلہ اُٹھا کہ صبح صادق کب ہوتی ہے؟ تو علمائے کرام ودیگر رفقا کے ساتھ بارہا مشاہدات کا موقع ملا، اکثر مشاہدات میں مفتی صاحبان ودیگر دینی مدارس کے فاضل اساتذہ نے بھی حصہ لیا تھا۔ ان تمام مشاہدات میں سے ایک مشاہدہ ایسا بھی تھا کہ جس میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی کے اساتذہ کے علاوہ دارالعلوم کورنگی کے فاضل علمائے کرام ومفتی صاحبان نے حصہ لیا تھا۔ ان تمام مشاہدات کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱:...... اس وقت اور اس خاص لمحے جب سورج ۱۸ درجات زیرِ افق پہنچتا ہے، یعنی جب اوقاتِ نماز کے قدیم نقشوں کے اعتبار سے وقت صبح صادق ہوتا ہے، کسی نے اس لمحے صبح کاذب کا مشاہدہ نہیں کیا اور نہ کسی کو کبھی اُفق پر ایسی روشنی نظر آئی، جیسی کہ صبح کاذب کے بارے میں احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں مذکور ہیں''۔

۲:...... ان اوقات میں جو قدیم نقشوں میں موجود ہیں، اپنی اپنی قوتِ بصارت کے اعتبار سے مشاہدات کے دوران مبصروں نے مشرقی اُفق پر عرضاً پھیلی ہوئی اس روشنی کا

مشاہدہ کرلیا جس کو صبح صادق سے تعبیر کرتے ہیں، مگر کبھی بھی کسی کو اس وقت مخروطی شکل کی یا بھیڑیئے کی دم جیسی، یا ستون نما روشنی کے مینار جیسی صبح کاذب کی روشنی نظر نہیں آئی۔

۳:......قوتِ بصارت کے اختلاف کے باعث یا فضا کے مکدر یا گرد آلود ہونے کے سبب مبصروں میں اوقات کے تعین میں چند منٹ کا اختلاف ضرور ہوا، جو عین فطری اور یقینی بات ہے، مگر اکثر احباب نے جو نہ صرف تجربہ کار تھے، بلکہ جن کی نگاہیں صبح صادق کے آثار و شناخت سے مانوس تھیں، ابتدائی لمحات ہی میں جب ایسی روشنی کا مشاہدہ کرلیا جس پر صبح صادق کا اطلاق ہوتا ہے تو انہوں نے بالیقین اوقاتِ صبح صادق نوٹ کر لیے اور کروا دیئے۔

۴:...... جب وہ لمحہ آ پہنچا جب کہ سورج ۱۵ر درجات کی حد کو پہنچتا ہے تو اس وقت روشنی کے اسفار کو اور ساری فضا میں سارے مشرقی ومغربی اُفق پر پھیلی ہوئی روشنی کو دیکھتے ہوئے ہر ایک مبصر نے یہی کہا کہ اس لمحے سے تو بہت پہلے صبح صادق ہو چکی تھی۔

مسلسل مشاہدات سے یہ فائدہ ہوا کہ شروع میں مبصروں میں آپس میں اوقات کے تعین میں جو اختلاف تھا، وہ بہ تدریج نگاہوں کے صبح صادق کے آثار سے مانوس ہونے کے ساتھ ساتھ کم سے کم تر ہوتا چلا گیا، چناں چہ مشاہدہ نمبر:۶ میں سب نے اتفاقِ رائے سے وہ وقت نوٹ کرائے، جب کہ عین صبح صادق اس لمحے ظاہر ہوگی، جب کہ سورج ۱۸ر درجات زیر اُفق تھا۔ بہر حال ان مشاہدات سے یہ بات ہر شخص پر عیاں ہوگئی تھی کہ:

الف:......صبح صادق یقیناً اس لمحے نمودار ہوگئی تھی جو کہ پرانے اوقاتِ نماز کے چارٹ میں درج ہیں۔

ب:......اس لمحے کاذب جیسی روشنی کا کبھی مشاہدہ نہ ہوا۔

ج:...... اور سورج کے ۱۵ر درجات زیر اُفق کے لمحے پر صبح صادق قطعاً نمودار نہیں ہوتی۔''

(صبح صادق وصبح کاذب، ص:۸۳تا۸۵)

حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مخفی اور حضرت پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عملی کوششوں سے اکابر نے رجوع فرمایا۔ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جتنے استفتا مرتب فرمائے یا حضرت پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مرتب کرائے، ان میں اپنا نام کہیں نہیں آنے دیا، بلکہ ''قدیم نقشوں'' اور ''جدید نقشوں'' کے الفاظ آئے ہیں، ان مشاہدات کے بعد سب سے پہلے محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے رجوع فرمایا، آپؒ تحریر فرماتے ہیں:

''کچھ عرصے سے کراچی اور چند شہروں میں نمازِ فجر اور سحری کے اوقات کے مختلف نقشے سامنے آئے، جس کی وجہ سے عوام خاصے پریشانی میں مبتلا ہوگئے کہ کس پر عمل کریں اور کس کو صحیح سمجھیں؟ اس وقت چوں کہ پوری تحقیق کا موقع نہ مل سکا

تھا، اس لیے احتیاطاً یہی فتویٰ دیا گیا کہ نماز کے لیے ان نقشوں پر عمل کیا جائے کہ جن میں صبح صادق کا وقت بعد تک ہے اور انتہائے سحری کا وقت ان سے لیا جائے جن پر وقت پہلے ختم ہوتا ہے، لیکن بعض مخلصین کی کوشش سے جو معلومات حاصل ہوئیں، ان سے یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچی کہ تمام نقشوں میں وہی سابق کراچی کا نقشہ جس کو مرحوم حاجی وجیہ الدین صاحب خان بہادر نے مرتب کروایا تھا اور چھاپا تھا، وہ بالکل صحیح ہے۔ ہاں! جس کا جی چاہے نماز دیر سے پڑھے، تاکہ اس کو بھی یقین ہو جائے کہ وقت ہو گیا ہے اور اچھا ہے۔ دین کی بات میں ضد کی حاجت نہیں، جو بات صحیح ہو اس کو ماننا اور غلط سے رجوع کرنا یہ عین دین کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سمجھ اور صحیح عمل کی توفیق عطا فرمائے''۔ (تذکرۃ الشریف، ص:۳۳۸)

حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک استفتا مرتب فرمایا، جو حافظ محمد یٰسین انبالوی مرحوم (حضرت قاری صاحبؒ کے متعلقین میں سے تھے) کے نام سے مدرسہ عربیہ اسلامیہ (موجودہ جامعہ علوم اسلامیہ) بنوری ٹاؤن کے دارالافتاء بھیجا گیا۔ حضرت مولانا مفتی عبدالسلام صاحب مدظلہٗ نے جو جواب تحریر فرمایا، وہ یہ تھا:

''صورتِ مسؤلہ میں واضح رہے کہ سابقہ نقشہ صحیح ہے، اس لیے اس پر عمل کیا جائے''۔

اس پر استاذ محترم حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کے بھی دستخط ہیں۔ حضرت قاری صاحبؒ نے حضرت پروفیسر صاحبؒ کے مشورے سے ایک استفتا مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کیا۔ حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں جو فتویٰ دیا، اس کا ایک اقتباس یہ ہے:

''سالِ رواں میں بعض اہل فن حضرات کے ساتھ بحث و تمحیص اور جدید فلکیات کی بعض کتابوں کی مراجعت سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ جدید ماہرین فلکیات نے خود صبح کاذب کو الگ بیان کیا ہے اور وہ درحقیقت رات کا حصہ ہے، اس کے بعد جو صبح صادق ہوتی ہے اسی کو انہوں نے صبح کہا ہے، اس نئی تحقیق اور بحث سے میرا تردد رفع ہو گیا اور میں قدیم جنتری کے اوقات کو حسابی اعتبار سے صحیح سمجھتا ہوں، البتہ یہ حسابات خود یقینی نہیں ہوتے۔ نماز، روزے کے معاملے میں احتیاط ہی کا پہلو اختیار کرنا چاہیے''۔ (تذکرۃ الشریف، ص:۳۴۲)

حضرت پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے راقم الحروف کو خود یہ واقعہ سنایا کہ حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے رجوع کے بعد رمضان کے پہلے روزے کو سحری کے وقت حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو فون کیا اور فرمایا: مفتی صاحب! میں نے رجوع کر لیا، آپ بھی رجوع کر لیں۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: حضرت! میں نے تو اس پر بڑی محنت کی ہے۔ اس پر حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: آپ کو محنت کی فکر ہے؟ یہاں لوگوں کے روزوں کا مسئلہ ہے۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رجوع سے

انکار کر دیا تو حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ''هذا فراق بيني وبينك'' آیت پڑھ کر فون بند کر دیا۔

جب یہ مشاہدات ہوگئے اور اکابر نے رجوع فرمالیا تو حضرت پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ''صبح صادق وصبح کاذب'' تحریر فرمائی۔ اس کے متعلق آپ لکھتے ہیں:

''اس حقیقت کے انکشاف کے بعد اور مسلسل مشاہدات کے بعد جب تحقیق مکمل ہوئی کہ صبح صادق کے اوقات جو برصغیر میں پرانے زمانے سے مستعمل چلے آرہے ہیں وہی صحیح ہیں اور جب سورج طلوع ہونے سے اٹھارہ درجے زیرِ اُفق پہنچتا ہے، یہی صحیح وقت صبح صادق ہے، تو حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد اور آپ (حضرت قاری شریف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کی رہنمائی میں ایک کتاب بہ نام ''صبح صادق وصبح'' کاذب تیار ہوئی۔ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو اپنی ذمے داری اور اپنے خرچے پر پرنٹ کرانے کا فیصلہ فرمایا اور اس کتاب کی کتابت، طباعت اور تمام ضروری فلمیں، چارٹ وغیرہ اپنی زیرنگرانی مکمل کرائیں''۔ (ندائے صفہ، قاری شریف احمد نمبر، ص: ۱۲۵)

اس کتاب کی اشاعت پر اکابر وقت نے جس خوشی کا اظہار کیا، اس سے بھی حضرت پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت عیاں ہے۔ حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ حضرت پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام ایک گرامی نامے میں تحریر فرماتے ہیں:

''جناب نے ''صبح صادق وکاذب'' کے سلسلے میں جو محنت وکاوش فرمائی ہے وہ بڑی قابل قدر ہے۔ مجھے آپ کی اس محنت وکاوش پر اور بھی خوشی ہے کہ آپ نے اوقاتِ صلوٰۃ کے حاجی وجیہ الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور میرے شائع کردہ نقشوں کو اچھی طرح پرکھ کر تصویب فرمائی، ورنہ اس سے قبل تو کراچی کے ایک بزرگ نے ان کے غلط ہونے کا اعلان فرمادیا تھا، جس کی وجہ سے میں نے اس کی اشاعت وتقسیم بند کر دی تھی کہ کبھی نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق نہ بن جاؤں، کیوں کہ اس اشاعت سے میرا صرف یہی نیک مقصد پیش نظر تھا کہ بندگانِ خدا کو اوقاتِ نماز معلوم کرنے میں سہولت ہوگی''۔ (تذکرۃ الشریف، ص: ۳۴۵، ۳۴۶)

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشترکہ تحریر میں فرماتے ہیں:

''جناب محترم عبداللطیف صاحب صدر شعبۂ جغرافیہ گورنمنٹ کالج ناظم آباد، کراچی کا رسالہ صبح صادق وصبح کاذب سنا۔ ماشاء اللہ! خوب محنت سے مرتب کیا

ہے اور تحقیق کا حق ادا کیا ہے۔ مسئلے کے تمام پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے، جس سے یہ امر پوری طرح واضح ہوگیا کہ طلوعِ سحر کے بارے میں قدیم نقشے جو پرانے زمانے سے برصغیر میں مستعمل چلے آتے ہیں بالکل صحیح ہیں اور بعض لوگوں نے جو حال میں نیا نقشہ صبح صادق کا پیش کیا ہے، وہ قطعاً غلط ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اطمینان کے ساتھ قدیم مروجہ نقشوں پر عمل درآمد کرتے رہیں اور نئے نقشے پر اعتماد کرکے اپنے روزہ نماز کو خراب نہ کریں۔ جناب حاجی وجیہ الدین صاحب مرحوم نے کراچی کا جو نقشۂ اوقاتِ نماز شائع کیا ہے وہ بھی بالکل صحیح ہے''۔ (صبح صادق وصبح کاذب، ص: ۷)

حضرت مولانا برہان الدین سنبھلی (شیخ الحدیث ندوۃ العلما، لکھنو) حضرت پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام مکتوبِ گرامی میں فرماتے ہیں:

''اس کتاب کو پڑھتا گیا اور دل سے دعائیں دیتا گیا''۔ (ندائے صفہ، قاری شریف احمد نمبر، ص: ۱۲۵)

دار العلوم امجدیہ کراچی کے علمائے کرام: مولانا مفتی وقار الدین صاحب (ناظم تعلیمات) مفتی محمد ظفر علی نعمانی (مہتمم) مفتی محمد رفیق حسنی، مولانا قمر الدین چشتی اور مولانا محمد اسماعیل صاحب اپنی مشترکہ تحریر میں فرماتے ہیں:

''زمانۂ دراز سے اوقاتِ نماز کے نقشے شایع کیے جارہے ہیں اور ان پر عمل کیا جارہا ہے۔ قواعدِ تخریجِ اوقات اور مشاہدے کے اعتبار سے وہ بالکل صحیح ہیں''۔ (صبح صادق وصبح کاذب، ص: ۱۱)

حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عشا کے وقت میں اختلاف کیا تھا۔ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس طرف بھی توجہ مبذول کرائی۔ محترم پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تحقیق بھی کی اور صحیح صورتِ حال واضح فرمادی۔ اس کے لیے راقم الحروف کی کتاب ''تذکرۃ الشریف'' کا گیارہواں باب ملاحظہ فرمائیے، جس میں تفصیل کے ساتھ اس پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

افسوس اس بات کا ہے، اب بھی بعض لوگ ''تحقیق صادق'' کے بعد اسی پر مصر ہیں کہ قدیم نقشے 'فحش' ہیں۔ اس کے لیے کبھی مذہبی اخبار کا سہارا لیتے ہیں، کبھی اپنے محراب ومنبر کا استعمال کرتے ہیں، انہیں سوچنا چاہیے کہ ہم ضد میں کیا کررہے ہیں۔

☆☆☆